Online Edition

بدھ 03 مارچ 2021ء | 18 رجب 1442 ہجری قمری | جلد:3 | شمارہ:53

## ارشادِ باری تعالیٰ

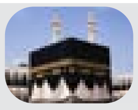

اِنْ تُقْرِضُوا اللّٰہَ قَرْضًا حَسَنًا یُّضٰعِفْہُ لَکُمْ وَیَغْفِرْ لَکُمْ ؕ وَاللّٰہُ شَکُوْرٌ حَلِیْمٌ۔

(سورۃ التغابن: 18)

ترجمہ: اگر اللہ کو قرضہ حسنہ دو گے تو وہ اُس کو تمہارے لئے بڑھا دے گا اور تمہارے لئے بخشش کے سامان پیدا کرے گا اور اللہ بہت قدر دان اور ہر بات کو سمجھنے والا ہے۔

## فرمان خلیفہ وقت

حضرت امیرالمؤمنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:

حضرت ڈاکٹر خلیفہ رشید الدین صاحب جو حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے خسر تھے اور حضرت امّ ناصر کے والد تھے، ان کے بارے میں ایک دفعہ حضرت مسیح موعودؑ نے فرمایا کہ قربانی میں اس قدر بڑھ چکے ہیں کہ اگر یہ کچھ نہ بھی دیں تب بھی ان کے قربانی کے وہ معیار جو پچھلے ہو چکے ہیں بہت اعلیٰ ہیں، وہ ہی کافی ہیں۔ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کسی مقصد کے لئے تحریک فرمائی تو انہوں نے (ڈاکٹر صاحب نے) اپنی تنخواہ جو اُس وقت ان کو ملی تھی فوری طور پر حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو پوری کی پوری بھجوا دی۔ اُن کے قریب جو کوئی موجود تھے انہوں نے کہا کہ کچھ اپنے خرچ کرنے کے لئے بھی رکھ لیں، آپ کو بھی ضرورت ہوگی۔ انہوں نے کہا کہ آج خدا کے مسیح نے دین کی ضرورت کے لئے رقم کا مطالبہ کیا ہے۔ میری ضرورتیں دینی ضرورتوں سے بڑھ کر نہیں ہیں۔ اس لئے یہ ساری کی ساری رقم جو میرے پاس موجود ہے فوری طور پر بھجوا رہا ہوں۔ غرض کہ ایسے بہت سے واقعات ملتے ہیں جنہوں نے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زمانے میں قربانی کے اعلیٰ معیار قائم کئے۔ ایک دفعہ کسی نے اعتراض کیا کہ حضرت خلیفہ اول کے بعد کوئی ایسا نہیں ہے جو اتنی قربانی کرنے والا ہو تو اس معترض کا جواب دیتے ہوئے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا کہ ’’آپ کہتے ہیں کہ صرف ایک حکیم مولوی نورالدین صاحب اس جماعت میں عملی رنگ رکھتے ہیں۔ دوسرے ایسے اور ایسے ہیں۔ مَیں نہیں جانتا کہ آپ اس افتراء کا خدا تعالیٰ کو کیا جواب دیں گے۔ میں حلفاً کہہ سکتا ہوں کہ کم از کم ایک لاکھ آدمی میری جماعت میں ایسے ہیں کہ سچے دل سے میرے پر ایمان لائے ہیں (حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی زندگی کی یہ بات کر رہے ہیں۔ اور آج اللہ کے فضل سے یہ تعداد کہیں کی کہیں پہنچی ہوئی ہے) اور اعمال صالحہ بجالاتے ہیں اور باتیں سننے کے وقت اس قدر روتے ہیں کہ ان کے گریبان تر ہو جاتے ہیں۔ میں اپنے ہزار ہا بیعت کنندوں میں اس قدر تبدیلی دیکھتا ہوں کہ موسیٰ نبی کے پیرو ان سے جو ان کی زندگی میں ان پر ایمان لائے تھے ہزار درجہ ان کو بہتر خیال کرتا ہوں اور ان کے چہرہ پر صحابہ کے اعتقاد اور صلاحیت کا نور پاتا ہوں۔ ہاں شاذ و نادر کے طور پر اگر کوئی اپنے فطرتی نقص اور صلاحیت میں کم رہا ہو تو وہ شاذ و نادر میں داخل ہے۔ مَیں دیکھتا ہوں کہ میری جماعت نے جس قدر نیکی اور صلاحیت میں ترقی کی ہے یہ بھی ایک معجزہ ہے۔ ہزار ہا آدمی دل سے فدا ہیں۔ اگر آج ان کو کہا جائے کہ اپنے تمام اموال سے دستبردار ہو جاؤ تو وہ دستبردار ہو جانے کے لئے مستعد ہیں۔ پھر بھی مَیں ہمیشہ ان کو اَور ترقیات کے لئے ترغیب دیتا ہوں اور ان کی نیکیاں ان کو نہیں سناتا مگر دل میں خوش ہوتا ہوں‘‘۔

(سیرت المہدی۔ حصہ اوّل صفحہ 165 ایڈیشن دوم مطبوعہ 1935ء)

(خطبۂ جمعہ فرمودہ 23 ستمبر 2005ء بحوالہ الاسلام ویب سائٹ)

## اس شمارہ میں

- دربار خلافت
- جس دن سے کیا دل نے میرے قول بلیٰ یاد (منظوم)
- جماعت احمدیہ مسلمہ ریاستہائے امریکہ کو صد سالہ اظہار تشکر مبارک ہو
- تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

## فرمان رسول ﷺ

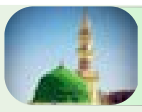

### اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

’’ہر صبح دو فرشتے اترتے ہیں ان میں سے ایک کہتا ہے کہ اے اللہ! خرچ کرنے والے سخی کو اور دے اور اس کے نقش قدم پر چلنے والے اور پیدا کر۔ دوسرا کہتا ہے اے اللہ! روک رکھنے والے کنجوس کو ہلاک کر اور اس کا مال و متاع برباد کر دے۔‘‘

(بخاری۔ کتاب الزکوٰۃ۔ باب قول اللہ فامامن اعطی واتقی)

## حضرت سلطان القلمؑ کے رشحات قلم

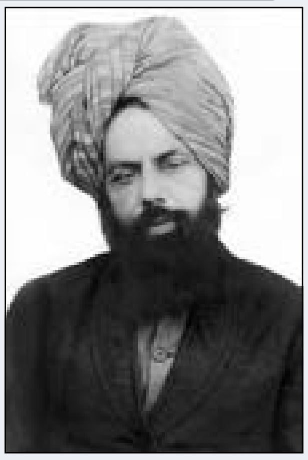

### مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان

’’بیکار اور نکمی چیزوں کے خرچ سے کوئی آدمی نیکی کرنے کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔ نیکی کا دروازہ تنگ ہے۔ پس یہ امر ذہن نشین کرلو کہ نکمی چیزوں کے خرچ کرنے سے کوئی اس میں داخل نہیں ہوسکتا۔ کیونکہ نص صریح ہے لَنْ تَنَالُوا الْبِرَّ حَتّٰی تُنْفِقُوْا مِمَّا تُحِبُّوْنَ (آل عمران:93) جب تک عزیز سے عزیز اور پیاری سے پیاری چیزوں کو خرچ نہ کرو گے اس وقت تک محبوب اور عزیز ہونے کا درجہ نہیں مل سکتا۔ اگر تکلیف اٹھانا نہیں چاہتے اور حقیقی نیکی کو اختیار کرنا نہیں چاہتے تو کیونکر کامیاب اور بامراد ہو سکتے ہو۔ کیا صحابہ کرامؓ مفت میں اس درجہ تک پہنچ گئے جو ان کو حاصل ہوا۔ دنیاوی خطابوں کے حاصل کرنے کے لئے کس قدر اخراجات اور تکلیفیں برداشت کرنی پڑتی ہیں تو پھر کہیں جا کر ایک معمولی خطاب جس سے دلی اطمینان اور سکینت حاصل نہیں ہوسکتی ملتا ہے۔ پھر خیال کرو کہ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْھُمْ کا خطاب جو دل کو تسلی اور قلب کو اطمینان اور مولیٰ کریم کی رضامندی کا نشان ہے کیا یونہی آسانی سے مل گیا؟ بات یہ ہے کہ خدائے تعالیٰ کی رضامندی جو حقیقی خوشی کا موجب ہے حاصل نہیں ہوسکتی جب تک عارضی تکلیفیں برداشت نہ کی جاویں۔ خدا ٹھگا نہیں جاتا۔ مبارک ہیں وہ لوگ جو رضائے الٰہی کے حصول کے لئے تکلیف کی پروا نہ کریں کیونکہ ابدی خوشی اور دائمی آرام کی روشنی اس عارضی تکلیف کے بعد مومن کو ملتی ہے‘‘۔

(ملفوظات جلد اوّل صفحہ 47 ایڈیشن 1988)

### مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں

’’ایسا ہی ہمارے دلی محب مولوی محمد احسن صاحب امروہی جو اس سلسلہ کی تائید کے لئے عمدہ عمدہ تالیفات میں سرگرم ہیں۔ اور صاحبزادہ پیر جی سراج الحق صاحب نے تو ہزاروں مریدوں سے قطع تعلق کر کے اس جگہ کی درویشانہ زندگی قبول کی۔ اور میاں عبداللہ صاحب سنوری اور مولوی برہان الدین صاحب جہلمی اور مولوی مبارک علی صاحب سیالکوٹی اور قاضی ضیاء الدین صاحب قاضی کوٹی اور منشی چودہری نبی بخش صاحب بٹالہ ضلع گورداسپورہ، اور منشی جلال الدین صاحب بلانی وغیرہ احباب اپنی اپنی طاقت کے موافق خدمت میں لگے ہوئے ہیں۔ مَیں اپنی جماعت کے محبت اور اخلاص پر تعجب کرتا ہوں کہ ان میں سے نہایت ہی کم معاش والے جیسے میاں جمال الدین اور خیر الدین اور امام الدین کشمیری میرے گاؤں سے قریب رہنے والے ہیں۔ وہ تینوں غریب بھائی بھی جو شاید تین آنہ یا چار آنہ روزانہ مزدوری کرتے ہیں سرگرمی سے ماہواری چندہ میں شریک ہیں۔ ان کے دوست میاں عبدالعزیز پٹواری کے اخلاص سے بھی مجھے تعجب ہے کہ باوجود قلت معاش کے ایک دن سو روپیہ دے گیا کہ مَیں چاہتا ہوں کہ خدا کی راہ میں خرچ ہو جائے۔ وہ سو روپیہ شاید اس غریب نے کئی برسوں میں جمع کیا ہوگا۔ مگر للّٰہی جوش نے خدا کی رضا کا جوش دلایا‘‘۔

(ضمیمہ انجام آتھم۔ روحانی خزائن جلد 11۔ صفحہ 313 اور 314 حاشیہ)

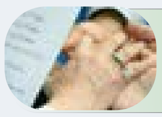

## دربارِ خلافت

# مہمانوں کے لئے قربانی کرنی پڑتی ہے

حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

حضرت سید حبیب اللہ صاحب حضورؑ کی خدمت میں حاضر ہوئے، اطلاع دی تو حضورؑ باہر تشریف لائے اور فرمایا کہ آج میری طبیعت علیل تھی اور میں باہر آنے کے قابل نہ تھا مگر آپ کی اطلاع ہونے پر میں نے سوچا کہ مہمان کا حق ہوتا ہے جو تکلیف اٹھا کر آیا ہے۔ اس واسطے میں اس حق کو ادا کرنے کے لئے باہر آ گیا ہوں۔

(ملفوظات جلد5 صفحہ 163- بدر 14 مارچ 1907)

تو جیسا کہ میں نے پہلے کہا کہ مہمانوں کے لئے قربانی کرنی پڑتی ہے۔ یہاں بھی یہی سبق ہمیں حضرت اقدس مسیح موعودؑ نے ہمیں دیا ہے کہ باوجود تکلیف کے اور شدید تکلیف کے، مہمان کے لئے آپ گھر سے باہر تشریف لے آئے نہیں تو ایسی حالت نہیں تھی کہ ملتے۔خود اظہار فرمایا، اس لئے ہمیشہ اس سنہری اصول کو یاد رکھنا چاہئے کہ گھر آئے مہمان سے ضرور مل لینا چاہئے۔ جیسا کہ پہلے میں نے کہا کسی قسم کی ٹال مٹول نہ ہو یا یہ کہ گھر آئے اور بے رخی سے مل کر گھر کا دروازہ بند کر لیں۔ کیونکہ یہاں کے بعض لوگوں کو اندازہ نہیں، پرانے رہنے والے ہیں کہ پاکستان وغیرہ ملکوں سے جو لوگ آتے ہیں کس طرح پیسہ پیسہ جوڑ کے کرایہ بناتے ہیں اور پھر صرف اس لئے کہ یہاں جلسہ اٹینڈ (attend) کریں گے کیونکہ اس جلسے کی ایک مرکزی حیثیت ہو چکی ہے اور اس لحاظ سے بھی ان کا خیال رکھنا چاہئے۔ آپ سب تو یہاں رہتے ہیں۔ حضرت مسیح موعودؑ بیت الفکر میں ایک دفعہ لیٹے ہوئے تھے ایک بیان کرنے والے نے بیان کیا اور کہتے ہیں کہ میں پاؤں دبا رہا تھا کہ حجرے کی کھڑکی پر لالہ شرمپت یا شاید ملاوامل نے دستک دی۔ میں اٹھ کر کھڑکی کھولنے لگا۔ لیکن حضرت صاحب نے بڑی جلدی اٹھ کر تیزی سے جا کے مجھ سے پہلے زنجیر کھول دی اور پھر اپنی جگہ بیٹھ گئے اور فرمایا آپ ہمارے مہمان ہیں اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مرتبہ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ جلد اول صفحہ 160)

تو دیکھیں جہاں مریدی کا سوال ہے، اس روایت میں وہاں مرید کی خواہش کے مطابق پاؤں دبانے کی اجازت تو دے دی لیکن جہاں مہمان کے حق کا سوال ہے تو برداشت نہ کیا اور پہلے تیزی سے اٹھ کے خود دروازہ کھول دیا کہ آپ مہمان ہیں۔ آج کل کے پیروں کی طرح یہ نہیں کہ تم پاؤں دبا رہے ہو اس لئے جاؤ دروازہ کھولو کیونکہ تمہارا مقام ہی یہی ہے۔ تو یہ نمونے ہیں، دیکھیں کس باریکی سے آپ نے ان کا خیال رکھا تا کہ یہ مثالیں جماعت کی ترقی کے لئے قائم ہو جائیں۔حضرت مرزا بشیر احمدؓ صاحب ایک روایت بیان کرتے ہیں کہ ایک بہت شریف اور بڑے غریب مزاج احمدی سیٹھی غلام نبی صاحب ہوتے تھے جو رہنے والے تو چکوال کے تھے مگر پنڈی میں دکان کیا کرتے تھے، انہوں نے مجھ سے بیان کیا کہ ایک دفعہ میں حضرت مسیح موعودؑ کی ملاقات کے لئے قادیان آیا۔ سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں شام کے وقت قادیان پہنچا۔ تھا رات کو جب میں کھانا کھا کر لیٹ گیا تو کافی رات گزر گئی

بقیہ صفحہ 8 پر

## آج کی دعا

رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ (سورۃ العنکبوت:31)

ترجمہ: اے میرے ربّ! اس فساد کرنے والی قوم کے خلاف میری مدد کر۔

یہ حضرت لوطؑ کی مفسد قوم پر غلبہ کی دعا ہے۔

ہمارے پیارے امام سیّدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایّدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس دعا کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرماتے ہیں:

’’ایک دعا جو اللہ تعالیٰ نے ہمیں سکھائی ہے وہ آج کل کے حالات کے لحاظ سے بھی بہت اہم ہے۔ کیونکہ آج کل جو معاشرے کا حال ہے، گندگیوں میں ڈوبا ہوا ہے۔ وہ دعا ہے رَبِّ انْصُرْنِیْ عَلَی الْقَوْمِ الْمُفْسِدِیْنَ۔ (العنکبوت:31) کہ اے میرے رب اس فساد کرنے والی قوم کے خلاف میری مدد کر۔‘‘

(خطبات مسرور جلد 4 صفحہ:535)

مرسلہ: مریم رحمٰن

# جس دن سے کیا دل نے مرے قولِ بلیٰ یاد

جس دن سے کیا دل نے مرے قولِ بَلیٰ یاد
رہتا ہے مجھے دیدِ بتاں میں بھی خدا یاد

جب تک رہے دوراں میں ترا جور و جفا یاد
تب تک رہے دنیا میں مری مہر و وفا یاد

کچھ شکوہ بیداد مجھے تم سے نہیں ہے
جو تم نے کیا مجھ سے۔نہیں مجھ کو ذرا یاد

پھر پھڑکے ہے کیوں ماہی بے آب کی مانند
رکھتا نہیں گر دل میں تری قبلہ نما یاد

اب گرچہ مرے دعویٰ اُلفت کو نہ مانو
آئے گی مرے بعد تمہیں میری وفا یاد

گو ہجر نے ہر نقش خوشی دل سے دیا دھو
اب تک ہے ترے وصل کا پر مجھ کو مزا یاد

کیوں رد کریں بیمارِ محبت کو اطبّا
کیا کوچہ دلبر کی نہیں خاکِ شفا یاد؟

اس عالم غفلت میں جو لے بیٹھا غزل کو
کیا جانئے آیا ہے مجھے آج یہ کیا یاد

(حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحبؓ بخار دل صفحہ 21)

اداریہ

# جماعت احمدیہ مسلمہ ریاست ہائے امریکہ کو صد سالہ اظہار تشکر مبارک ہو

جماعت احمدیہ مسلمہ امریکہ نے اپنی چمکتی دمکتی سو سالہ تاریخ پر «النور» کا ایک حسین، خوبصورت، دیدہ زیب اور دلکش نمبر جاری کیا ہے۔ یہ تمام اردو زبان میں ہے اور 279 صفحات پر مشتمل ہے۔ جس میں تاریخ جماعت احمدیہ اور امریکہ کے اعتبار سے جہاں بہت ہی معلوماتی، علمی اور از دیاد ایمان وعلم کی حیثیت رکھنے والے بہتے اور ٹھاٹھیں مارتے ہوئے سمندر جیسے مضامین کو ادارہ نے نہایت احسن رنگ میں کوزے میں بند کرنے کی کوشش کی ہے۔ وہاں تاریخی فوٹوز اور تصاویر دیکھ کر ان بزرگوں، مصاحبین اور خدمت کرنے والے ورکرز کے لئے دل سے دعا نکلتی ہے اور تمام معلومات کو بہت اچھوتے رنگ میں سمونے اور لڑی میں پرونے پر مدیر اعلیٰ مکرمہ امتہ الباری ناصر اور مدیر مکرمہ حسنی مقبول احمد اپنی تمام ٹیم کے ساتھ مبارکباد کی مستحق ہیں۔ ابھی کچھ علمی ومعلوماتی مضامین جو اس نمبر میں جگہ نہیں بنا سکے وہ آئندہ شماروں کی زینت بنیں گے۔ مجھے بتایا گیا ہے کہ ''احمدیہ گزٹ امریکہ'' انگریزی حصہ لئے منصۂ شہود پر آنے والا ہے۔

قبل اس کے کہ میں اپنے قارئین الفضل کے لئے اس تاریخی نمبر سے جستہ جستہ امریکہ کی سو سالہ تاریخ کے واقعات اور بزرگوں کی قربانیوں نیز خدمات دینیہ میں اپنے نام رقم کروانے والوں کا تذکرہ کروں میں بحیثیت ایڈیٹر الفضل اپنے ادارہ اور دنیا بھر میں پھیلے نصف لاکھ سے زائد قارئین کرام کی طرف سے جماعت احمدیہ امریکہ کو اپنے پہلے سو سال کامیابی کامرانی سے مکمل کرنے پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ، مکرم صاحبزادہ مرزا مغفور احمد امیر جماعت احمدیہ امریکہ۔ تمام جماعتی و ذیلی تنظیموں کے عہدہ داران، مبلغین کرام اور امریکہ جماعت کے تمام احمدی احباب و خواتین کو مبارک باد پیش کرتا اور مزید تاریخ ساز روحانی واخلاقی ترقیات اور فتوحات کے لئے دعا کرتا ہوں۔ آپ خوش نصیب ہیں جن کو اللہ تعالیٰ یہ مبارک دن دیکھنے اور تشکر الٰہی کا موقع فراہم کر رہا ہے۔

الحمد للہ علی ذالک۔ کان اللہ معکم

آج سے سو سال قبل فروری 1920ء میں حضرت مفتی محمد صادقؓ صحابی حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے امریکہ کو روحانی طور پر فتح کرنے کے لئے سر زمین امریکہ پر قدم رنجہ فرمایا۔ آپؓ کو امریکہ میں داخلے سے اس لئے روک دیا گیا کہ آپ ایک ایسے مذہب کے پیروکار ہیں جو تعدّد ازدواج کے حوالہ سے ایک سے زائد بیویوں کی اجازت دیتا ہے۔ آپ کو قید کر دیا گیا اور عدالت میں مقدمہ لڑنا پڑا۔ آپ کو جیل میں 19 قیدیوں کو دائرہ اسلام میں داخل کرنے کی توفیق ملی۔ گو پھلوں کے حصول کا سلسلہ تو بحری جہاز میں ہی شروع ہو چکا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی رضی اللہ عنہ کو جب آپؓ کے اسیر راہِ مولیٰ ہونے کا علم ہوا تو حضورؓ نے فرمایا کہ امریکہ نے پہلے دنیوی سلطنتوں کو شکست دی ہے۔ اب مقابلہ روحانی سلطنت سے ہے جسے وہ ہرگز شکست نہیں دے سکتا کیونکہ **خدا ہمارے ساتھ ہے۔**

حضرت مفتی محمد صادقؓ کی امریکہ میں آمد سے قبل امریکہ میں احمدیت کا تعارف ہو چکا تھا۔ جب ڈاکٹر انتھونی جارج بیکر آف فلاڈلفیا، حضرت مسیح موعود علیہ السلام سے خط وکتابت کے بعد احمدی مسلمان ہو چکے تھے۔ جن کا ذکر حضرت مسیح موعود علیہ السلام براہینِ احمدیہ جلد پنجم میں فرما چکے تھے۔ آپ نے 17 فروری 1918ء کو وفات پائی اور لارل ہل قبرستان فلاڈلفیا میں مدفون ہیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے 2018ء کے اپنے دورہ کے دوران 20 اکتوبر کو آپ کی قبر پر جا کر دعا کروائی۔

ان کے علاوہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے مبارک دور میں آپؑ پر ایمان لانے والے درج ذیل دوست بھی تھے۔

1۔ مسٹر ایڈ رسن۔ 26 ستمبر 1904ء کو بیعت کی۔ آپ کا اسلامی نام احمد تھا۔

2۔ مسٹر محمد الیگزنڈر رسل وب۔

3۔ مسٹر کلیمنٹ لنڈے۔ 1908ء میں احمدیت قبول کر کے مسلمان ہوئے۔

## قبولیتِ دعا کا ایک نشان

حضرت مفتی صاحبؓ بحری جہاز ہیور فورڈ کے ذریعہ لورپول برطانیہ سے امریکہ تشریف لائے تھے۔ یہ سفر پانچ دن کا تھا جو تیز ہواؤں اور دیگر روکوں کے سبب 19 دن تک محیط ہو گیا۔ جس میں آپ بیمار بھی ہو گئے۔ اس تکلیف دہ سفر کی وجہ سے آپ کو خیال آیا ہمیں اپنا ایک احمدیہ جہاز بنانا چاہیے جو ہمارے مبلغین کو مختلف ممالک میں پہنچائے اور حج بھی کروائے۔

آپ کی یہ خواہش پہلی بار علامتی طور پر امریکہ میں ہی بھر آئی جب صد سالہ خلافت جشنِ تشکر 2008ء کے موقع پر حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ایک چارٹرڈ جہاز کے ذریعہ امریکہ سے کینیڈا پہنچے۔ اس فلائیٹ کو «خلافت فلائیٹ» کا نام دیا گیا۔ جس کا انتظام مکرم منعم نعیم نائب امیر امریکہ جو وائس پریذیڈنٹ کانٹی نینٹل ائیر لائن تھے نے کیا تھا۔ یہ دنیا کی چوتھی بڑی ائیر لائن ہے۔ اس فلائیٹ میں حضور انور ایدہ اللہ کے ہمراہ 26 افراد ہمرکاب تھے۔ بورڈنگ کارڈ پر صد سالہ خلافت جوبلی کا لوگو، مینارۃ المسیح کا عکس شائع شدہ تھا اور خلافت فلائیٹ اور احمدیہ مسلم کمیونٹی لکھا تھا۔ امریکہ سے روانگی کے وقت امیگریشن وغیرہ لاؤنج میں ہو گئی اور کینیڈا کے امیگریشن آفیسر نے جہاز کے اندر آ کر پاسپورٹس پر مہریں (Stamps) لگائیں۔ حضور انور ایدہ اللہ نے ہم سفر تمام ساتھیوں کے بورڈنگ کارڈز پر دستخط رقم فرما کر ان کے بورڈنگ کارڈز کو نہ صرف متبرک فرمایا بلکہ تاریخی بھی بنا دیا۔

## ایک اور قبولیتِ دعا کا نشان

حضرت مفتی صاحبؓ نے حضرت خلیفۃ المسیح الثانیؓ سے بی اے کی ڈگری لینے کی درخواست کی تو حضورؓ نے آپؓ کو لکھا ''اللہ آپ کو بہت ڈگریاں دے گا''۔

چنانچہ آپؓ نے بی اے کا امتحان ترک کر دیا۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے آپؓ کو دو تین سالوں میں بہت سی ڈگریوں سے نوازا۔ ان میں ایک Doctor Of Divinity کی وہ اعلیٰ ڈگری بھی ہے جو عیسائیوں سے باہر کسی کو اگر ملی تو وہ بھی ایک احمدی مسلمان کو۔

## مستشرق پادری زویمر نے قادیان کا اسلحہ خانہ دیکھا

امریکہ کے مشہور ومعروف مستشرق پادری زویمر 29 مئی 1924ء کو قادیان گئے۔ آپ نے مختلف اداروں، لائبریری و دیگر دفاتر کا Visit کیا۔ امریکہ واپس پہنچ کر ایک سرکولر کے ذریعہ عیسائی دنیا سے اپیل کی کہ اسے انجمن احمدیہ سے مقابلہ کے لئے خاص تیاری کرنی چاہیے کیونکہ ''اسلام جدید'' انجمن احمدیہ کے ذریعے سے یورپ اور امریکہ میں مضبوط ہو رہا ہے۔

(الفضل 6 جنوری 1925ء)

نیز ''ہندوستان میں اسلام'' کے نام سے ایک مضمون تحریر کیا۔ جس میں قادیان میں اسلام و عیسائیت کے متعلق کوششوں کا ذکر کر کے لکھا کہ یہ ایک اسلحہ خانہ ہے جو ناممکن کو ممکن بنانے کے لئے تیار کیا گیا ہے اور یہ ایک زبر دست عقیدہ ہے جو عیسائیوں کو اپنی جگہ سے ہلا دیتا ہے۔

(النور نمبر ص 84)

## صدر امریکہ کو قرآن کا تحفہ

حضرت سر چوہدری محمد ظفر اللہ خانؓ نے صدر امریکہ ٹرومین کو ایک مجلس میں چند قرآنی آیات انگریزی ترجمہ کے ساتھ سنائیں۔ صدر نے اس میں دلچسپی لی اور کہا کہ میں یہ قرآن میں خود دیکھنا چاہتا ہوں چنانچہ اگلے روز حضرت چوہدری صاحب نے صدر مملکت کو انگریزی ترجمہ والا قرآن کریم ان آیات پر نشان لگا کر بھجوایا۔

(النور نمبر ص 86)

## حضور انور ایدّہ اللہ تعالیٰ کا پیغام

اب اگر النور صد سالہ جشن نمبر کا احاطہ کیا جائے تو سب سے پہلے حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا احباب جماعت امریکہ کے نام پیغام اس کا روح رواں ہے۔ جو صد سالہ اظہارِ تشکر نمبر کے صفحہ 10 کی زینت بنا ہے۔ جو من وعن یہاں دیا جا رہا ہے۔

اس کے علاوہ محترم امیر صاحب اور محترم مربی صاحب انچارج کے پیغامات ہیں۔ مضامین میں مکرم کریم احمد شریف کا مضمون ''امریکہ میں جماعت احمدیہ کی مساجد'' خصوصی توجہ کا مرکز ہے۔ جس میں مضمون نگار نے 52 عالیشان مساجد کو مع خوبصورت تصاویر cover کیا ہے۔ اس میں سے سب سے پہلی مسجد شکاگو کی ہے جو مکرم محمد کروب نے حضرت مفتی صاحبؓ کی آمد پر 55 ہزار ڈالر کی خطیر رقم سے تعمیر کروائی تھی اور حضرت مفتی صاحبؓ اس کے پہلے امام تھے۔

- ایک اہم مسجد ڈاکٹر الیگزیڈر ڈوئی کے شہر زائن میں ہے۔ جس نے کہا تھا کہ میں احمدیت کو ایسے مسل دوں گا جیسے مکھی کو مسلا جاتا ہے۔ مگر الہام أُغْرِقَتْ سَفِينَةُ الْأَذَلِّ کے تحت اس کی موت کے بعد اس کے چرچ کو آگ لگ گئی اور جو نئی عمارت تعمیر ہوئی وہ الٹی کشتی نما تھی۔ یوں یہ الہام سو فیصد پورا ہوا جبکہ 1984ء میں جو احمدیہ مسجد اس شہر میں تعمیر ہوئی اس کے مینارے منارۃ المسیح کے طرز کے ہیں اور 1987ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ اور 2012ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے اس مسجد کا دورہ فرمایا۔ اس کے علاوہ نیویارک شہر میں 8 مساجد کی تعمیر اور تاریخ کا ایک الگ مضمون بھی شامل اشاعت ہے۔
- مکرم ڈاکٹر منصور احمد قریشی کا مضمون ''شہیدانِ وفا'' بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ آپ نے 9 شہدا کا ذکر کیا ہے۔ ان شہداء میں ایک شہید مکرم ڈاکٹر مظفر احمد کا ذکر ہے جن کے لہو نے سرزمین امریکہ کی آبیاری کی۔ جب 8، 9 اگست 1983ء کی درمیانی شب آپ کے گھر میں ایک

دشمن احمدیت نے داخل ہوکر آپ کو شہید کر دیا۔

• مکرم محمد داؤد منیر کا مضمون ''پہلے سو سال کی قیادت'' بہت اہمیت کا حامل ہے۔جس میں امراء، صدران اور مبلغین کے اسماء اور ان کی خدمات کی تاریخ درج ہے۔ان میں حضرت مولوی محمد دینؓ کی خدمات بہت اہم ہیں جنہوں نے 29 مارچ 1923ء کو شکاگو میں قدم رنجہ فرمایا تھا۔

• ایک اہم طویل تاریخی مضمون مکرم امتیاز احمد راجیکی کے نوک قلم سے بعنوان مسلم ٹیلی ویژن احمدیہ (MTA) منصۂ شہود پر آیا ہے۔اس کے چار حصے ہیں۔حصہ اول حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کی برطانیہ ہجرت سے قبل کی تاریخ نیز پیشگوئیوں پر مشتمل ہے۔

حصہ دوم ہجرت کے بعد بلندیوں کے سفر پر مشتمل ہے جبکہ حصہ سوم ارتھ اسٹیشن اور مسرور ٹیلی پورٹ کی مکمل تفصیل پر مشتمل ہے۔میرے نزدیک اتنی تفصیل سے اس کا تعارف، اس کی نشریات اور اس کی برکات پہلی بار سطح قرطاس میں آئی ہیں۔یہ دراصل انٹرویو ہے مکرم چوہدری منیر احمد مربی سلسلہ انچارج ارتھ اسٹیشن کا۔یہاں بھی ایک دلچسپ ایمان افروز اور قبولیتِ دعا کا واقعہ درج کرنا ضروری ہے۔جون 1994ء میں مکرم چوہدری منیر احمد صاحب کو ہارٹ اٹیک ہوا۔ڈاکٹرز نے کہا کہ بچنے کی کوئی امید نہیں۔حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کو دعا کی غرض سے مکرم چوہدری منیر احمد صاحب نے تحریر کیا۔تو حضور نے تحریر فرمایا:

''آپ کو کچھ نہیں ہوتا، فکر نہ کریں آپ کو یہ کام مکمل کرنا ہے''۔

چنانچہ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا۔مکرم چوہدری منیر احمد صاحب صحت یاب ہوئے اور ان ہی کے ذریعے ارتھ اسٹیشن کا یہ کام مکمل ہوا بلکہ آج بھی خدمات بجالا رہے ہیں۔2013ء میں ارتھ اسٹیشن کو مسرور ٹیلی پورٹ کے ساتھ جوڑ دیا گیا اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کا 14 اکتوبر 2013ء کو پہلا خطبہ نشر ہوا۔

حصہ چہارم alislam.org کا تعارف ہے۔

• جماعت احمدیہ کی روشن و تابناک تاریخ کا حصہ جلسہ سالانہ کا انعقاد بھی ہے۔130 سال قبل قادیان سے شروع ہونے والا جلسہ سالانہ اب دنیا بھر کے 100 سے زائد ممالک میں بڑی شان کے ساتھ منعقد ہوتا ہے۔اس ضمن میں مکرمہ ثمینہ آرائیں ملک کا مضمون النور نمبر کی شان کو بڑھا رہا ہے۔آپ نے کل 71 جلسوں میں سے 59 جلسوں کی تاریخ کو نہایت اختصار سے بیان کیا ہے۔پہلا جلسہ 1948ء میں ہوا اور 1976ء میں 29 ویں جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ، 1998ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ جبکہ 2008ء کے ساٹھویں جلسہ سالانہ میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ نے شرکت فرمائی۔خلافت احمدیہ کی دوسری صدی شروع ہونے کے بعد حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ کا یہ پہلا سفر تھا۔

• حضرت خلیفۃ المسیح کا کسی جماعت میں قدم رنجہ فرمانا اس جماعت کے لئے ایک خواب سے کم نہیں ہوتا۔جماعت احمدیہ امریکہ کے حصے میں خلفاء کے دورے بھی آئے۔چنانچہ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث رحمہ اللہ کے ایک، حضرت خلیفۃ المسیح الرابع رحمہ اللہ کے 6 اور حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے 4 دوروں کا ذکر صد سالہ اظہار تشکر نمبر میں موجود ہے۔حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ کے ایک دورہ کے دوران کیپٹل ہلز میں پارلیمنٹیرینز سے تاریخی خطاب بھی شامل ہے۔ان دوروں نے احباب جماعت کی ایمانی بیٹریز کو چارج کرنے کا کام کیا۔

• جماعتوں میں میڈیا بہت اہم کردار ادا کرتا ہے۔اس سلسلہ میں مکرم سید ساجد احمد اور مکرم سید شمشاد احمد ناصر کے قلم سے مجلہ النور اور احمدیہ گزٹ منزل بہ منزل کا ذکر ہے۔مختلف ایڈیٹرز کا تعارف، مشکلات اور دشواریوں کے ذکر کے ساتھ ساتھ ترقیات کا سفر تفصیل سے بیان ہوا ہے اس کے علاوہ مکرم سید شمشاد احمد ناصر کا مضمون ''تبلیغ میں پریس اور میڈیا یہ سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے'' قارئین کو اپنی طرف کھینچتا ہے۔

• اس کے علاوہ واقفات نو کی کارگزاری باعث ازدیاد ایمان ہے۔نیز مکرمہ ڈاکٹر امۃ الرحمٰن کی 35 سالہ خدمات بھی ایمان بڑھانے کا موجب ہے۔امریکہ کے 11 احمدی شعراء، تعلیم الاسلام کالج کے قدیم طلبہ کی مجلس کا قیام بھی ایک قاری کو ماضی کے دریچوں میں لے جاتا ہے۔

• کوئی بھی سال نامہ یا میگزین شعراء کے منظوم کلام کے بغیر خوبصورت نہیں لگتا کیونکہ بعض قاری حضرات کے دلوں پر منظوم کلام تیر بہدف کا کام کرتا ہے۔نوروں سے مہکتے اس النور میں 9 نظموں نے حسن کے رنگ بھر دیئے ہیں۔شعراء نے اپنے اپنے انداز میں محترم مفتی محمد صادق صاحب کو خراج عقیدت پیش کیا ہے جیسے مکرم مبارک احمد عابدؔ نے لکھا

اک صدی گزری کہ اک مرد مجاہد با کمال
لے کر آیا تھا یہاں اسلام کا حسن و جمال
مفتی صادق نام اس کا ، کام باصدق و صفا
دنیا میں پھیلانا تھا پیغام دین مصطفیٰ

اسی طرح مکرم عبد الکریم قدسیؔ نے اپنے جذبات کا اظہار یوں کیا

نور کا اک سیندور ملایا امریکہ کی مٹی میں
مٹی مہکی، پھول کھلے اور چہرے بھی خوشحال ہوئے

• قوموں کی تعمیر و ترقی میں مستورات کا بہت عمل دخل ہوتا ہے۔اس تاریخی رسالہ کا ایک بڑا حصہ احمدی مستورات کی کارگزاری، اجتماعات تعلیم و تربیت کے حوالہ سے دو دو سال کی 8 ورک بکس کے ذکر کے علاوہ میڈم راحت نو مبائع اور مکرمہ عالیہ علی کی قربانیوں کا ذکر ایک قاری کے ایمان میں حرارت پیدا کرتا ہے۔

• جماعت احمدیہ امریکہ کی خدمت خلق اور ہیومینٹی فرسٹ کے میدان میں خدمات بھی سنہری حروف سے لکھے جانے کے لائق ہیں۔

• امریکہ میں نظام وصیت اور قرآن جواہرات کی تھیلی کے تحت شعبہ تعلیم القرآن کی حفظ کلاسز اور اشاعت قرآن کا کام نیز مکرم عبد الہادی ناصر کا مضمون خدایا تیرے فضلوں کو کروں یاد کے تحت مبلغین، صدور کی تاریخ کو اس رنگ میں محفوظ کیا ہے کہ آج ان کو پڑھ کر ان کے لئے دل سے دعا نکلتی رہی۔ہاں ایک مضمون مرتبہ ڈاکٹر محمود احمد ناگی نے مجھے اپنی طرف متوجہ کیا اور رک رک کر بار بار بعض سطور پڑھنے کی طرف مجبور بھی کیا ، یہ مضمون بعض صحافی حضرات اور سیاستدانوں کے احمدیت بارے تاثرات پر مشتمل ہے۔

آخر میں دعا ہے اللہ تعالیٰ امریکہ جماعت کو خلیفۃ المسیح کی خصوصی رہنمائی میں دن دونی رات چوگنی ترقیات دیتا رہے اور وفادار، مطیع، فرمانبردار افراد جماعت جو خلیفۃ المسیح کے سلطانِ نصیر ہوں ہمیشہ جماعت کو حاصل رہیں۔

# تبلیغ میں پریس اور میڈیا سے کس طرح کام لیا جاسکتا ہے

## ذاتی تجربات کی روشنی میں (قسط 25)

(مولانا سید شمشاد احمد ناصر۔ امریکہ)

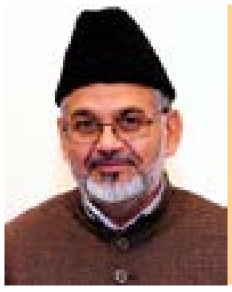

الانتشار العربی نے اپنی 16 مارچ 2006ء کی اشاعت میں صفحہ 9 پر حضرت امیرالمومنین خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبۂ جمعہ کا خلاصہ شائع کیا ہے۔حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی تصویر کے ساتھ۔تصویر کے نیچے حضور کا نام اس طرح لکھا ہے:

حضرت مرزا مسرور احمد امام جماعت اسلامیہ احمدیہ عالمگیر

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے یہ خطبۂ جمعہ 10 مارچ 2006ء کو مسجد بیت الفتوح لندن میں ارشاد فرمایا تھا اور اس کا مرکزی نقطہ: ''آنحضرت ﷺ کی پاک ذات پر بیہودہ حملوں کے جواب میں اسلام کی خوبصورت اور پاکیزہ تعلیم کا تذکرہ تھا۔''

اسلام حسن اخلاق سے اور آزادیٔ ضمیر و مذہب کے اظہار سے پھیلا ہے۔آنحضرت ﷺ مجسم رحم تھے اور آپ کے سینہ میں وہ دل دھڑک رہا تھا کہ جس سے بڑھ کر کوئی دل رحم کے وہ اعلیٰ معیار اور تقاضے پورا نہیں کرسکتا جو آپ ﷺ نے کئے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

''آنحضرت ﷺ کی ذات پر غیرمسلموں کی طرف سے جو یہ اعتراض کیا جاتا ہے کہ آپؐ نعوذ باللہ ایسا دین لے کر آئے جس میں سوائے سختی اور قتل و غارت گری کے کچھ اور ہے ہی نہیں اور اسلام میں مذہبی رواداری، برداشت اور آزادی کا تصور ہی نہیں ہے اور اسی تعلیمات کے اثرات آج تک مسلمانوں کی فطرت کا حصہ بن چکے ہیں۔ اخبار نے لکھا کہ امام (یعنی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز) نے فرمایا کہ بدقسمتی سے مسلمانوں میں سے ہی بعض طبقے اور گروہ یہ تصور پیدا کرنے اور قائم کرنے میں مدد و معاون ہوتے ہیں اور بدقسمتی سے ان کے اسی نظریے اور عمل نے غیراسلامی دنیا میں اور خاص طور پر مغرب میں ہمارے پیارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ کے بارے میں لغو اور بیہودہ اور انتہائی نازیبا اور غلیظ خیالات کے اظہار کا موقع پیدا کیا ہے جبکہ ہم جانتے ہیں کہ بعض طبقوں اور گروہوں کے عمل مکمل طور پر اسلامی تعلیم اور ضابطہ اخلاق کے خلاف ہیں۔اسلام کی تعلیم تو ایک ایسی خوبصورت تعلیم ہے جس کی خوبصورتی اور حسن سے ہر تعصب سے پاک شخص متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا۔

آج کل کی جہادی تنظیموں نے بغیر جائز وجوہات کے اور جائز اختیارات کے اپنے جنگجوانہ نعروں اور عمل سے غیرمذہب والوں کو یہ موقع دیا ہے اور ان میں اتنی جرأت پیدا ہوگئی ہے کہ انہوں نے نہایت ڈھٹائی اور بے شرمی سے آنحضرت ﷺ کی پاک ذات پر بیہودہ حملے کئے اور کرتے رہے ہیں جبکہ آپ مجسم رحم تھے۔ آپ نے تو یہ اعلان فرمایا تھا کہ ''لَا اِکْرَاہَ فِی الدِّیْن'' یعنی مذہب تمہارے دل کا معاملہ ہے۔میری خواہش تو ہے کہ تم سچے مذہب کو مان لو اور اپنی دنیا و عاقبت سنوار لو، اپنی بخشش کے سامان کر لو لیکن کوئی جبر نہیں۔ آپؐ کی زندگی رواداری اور آزادیٔ مذہب وضمیر کی ایسی بے شمار روشن مثالوں سے بھری پڑی ہے۔

مکہ میں آپؐ کی دعویٰ نبوت کے بعد کی 13 سالہ زندگی کتنی سخت اور کتنی تکلیف دہ تھی۔ آپ نے اور آپ کے صحابہ نے کتنے دکھ اور تکالیف اور مصیبتیں برداشت کیں۔ دوپہر کے وقت تپتی گرم ریت پر لٹائے گئے، کوڑوں سے مارے گئے، عورتوں کی ٹانگیں چیر کر مارا گیا، طائف کے سفر میں بچے آپ پر پتھراؤ کرتے رہے۔ پھر آپ نے مدینہ ہجرت فرمائی لیکن یہاں بھی دشمن نے نہیں چھوڑا اور مدینہ پر حملہ آور ہوئے لیکن ہمارے نبی ﷺ نے ان حالات میں بھی نرم دلی اور رحمت کے اعلیٰ معیار قائم فرمائے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آج دیکھ لیں۔بعض مغربی ممالک جن سے جنگیں لڑ رہے ہیں ان سے کیا کچھ نہیں کرتے لیکن اس کے مقابلہ میں آپؐ کا اسوہ دیکھیں جس کا تاریخ میں یوں ذکر ملتا ہے کہ جنگ بدر کے موقع پر جس جگہ اسلامی لشکر نے پڑاؤ ڈالا تھا وہ کوئی اچھی جگہ نہیں تھی۔ ایک صحابی نے مشورہ دیا کہ جہاں پر پانی کا چشمہ ہے وہاں ہمیں قبضہ کرنا چاہئے اور اس سے دشمن کو پانی نہیں دیں گے۔ جب آپ وہاں تشریف لے گئے اور دشمن پانی لینے کے لئے آئے تو صحابہ نے انہیں روکا۔ آپ نے فرمایا کہ نہیں ان کو پانی لینے دو۔ تو یہ اعلیٰ معیار تھا آنحضرت ﷺ کے اخلاق کا۔ حالانکہ دشمن نے اس سے قبل مسلمانوں کے بچوں کا دانہ پانی تک بند کر دیا ہوا تھا مگر آپ نے انہیں پانی لینے سے نہ روکا۔

ایک اور واقعہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے بیان فرمایا جو اخبار نے لکھا ہے کہ ابوجہل کا بیٹا عکرمہ اپنے باپ کی طرح عمر بھر رسول کریم ﷺ سے جنگیں کرتا رہا۔ فتح مکہ کے موقع پر بھی یہ حرم میں خون ریزی کا باعث بنا جس کی وجہ سے یہ واجب القتل ٹھہرا۔ چنانچہ وہ یمن کی طرف بھاگ گیا۔ اس کی بیوی رسول کریم ﷺ سے اس کی معافی کی طلبگار ہوئی تو آپ نے بڑی شفقت سے اسے معاف فرمایا۔حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ اسلام اس طرح حسن اخلاق سے اور آزادیٔ ضمیر و مذہب کے اظہار کی اجازت سے پھیلا ہے۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا۔کہ آنحضرت دعویٰ نبوت سے پہلے بھی آزادیٔ ضمیر اور آزادیٔ مذہب اور زندگی کی آزادی پسند فرماتے۔ اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے حضرت خدیجہؓ سے شادی کا ذکر فرمایا اور انہوں نے اپنا سارا اموال و متاع اور غلام آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پیش کر دیئے جن میں ایک غلام زیدؓ بھی تھا۔ اسے بھی آزادی کر دیا۔ مگر اس کے والدین جب اسے لینے آئے تو زیدؓ نے اپنے والدین کے ساتھ جانے سے انکار کر دیا اور کہا کہ میں تو اب آنحضرت ﷺ کا غلام ہو چکا ہوں۔ ماں باپ سے زیادہ محبت مجھے آپ ﷺ سے ہے۔

غیروں کے ساتھ بھی آپ نے ہمیشہ رحیمانہ اور شفیقانہ سلوک رکھا۔

ایک مسلمان اور یہودی کے درمیان جھگڑا ہوا تو مسلمان نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ﷺ کو سب جہانوں پر فضیلت دی ہے جوابًا یہودی نے بھی کہا کہ حضرت موسیٰؑ کو اللہ تعالیٰ نے سب جہانوں پر فضیلت دی ہے۔ اس پر مسلمان نے یہودی کو تھپڑ مار دیا۔ یہودی نے آنحضرت ﷺ کی خدمت میں شکایت کی۔ آپ نے دونوں سے بات پوچھ کر فرمایا کہ مجھے موسیٰؑ پر فضیلت نہ دو۔

اسی طرح حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا کہ آپؐ ایک دفعہ ایک یہودی کے جنازہ کو دیکھ کر احترامًا کھڑے ہو گئے۔ پس یہ احترام مذہب بھی ہے اور احترام انسانیت بھی۔

اس ضمن میں حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے نجران کے عیسائیوں کا واقعہ بھی بیان فرمایا کہ انہیں آپؐ نے مسجد نبوی میں اپنے طریق کے مطابق عبادت کرنے کی اجازت عطا فرمائی جبکہ بعض صحابہ کا خیال تھا کہ اجازت نہیں دینی چاہئے لیکن جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فیصلہ فرمادیا تو انہوں نے بھی سر تسلیم خم کر دیا۔

اہل نجران کو جو امان نامہ آپؐ نے دیا اس کا بھی ذکر ملتا ہے۔ اس میں آپ نے اپنے اوپر یہ ذمہ داری قبول فرمائی کہ مسلمان فوج کے ذریعہ سے ان عیسائیوں کی (جو نجران سے آئے تھے) سرحدوں کی حفاظت کی جائے گی۔ ان کے گرجے، ان کے عبادت خانے، مسافر خانے، خواہ وہ کسی دور دراز علاقے میں ہوں یا شہروں میں ہوں یا پہاڑوں میں ہوں یا جنگلوں میں ان کی حفاظت مسلمانوں کے ذمہ ہے۔ ان کو اپنے مذہب کے مطابق عبادت کرنے کی آزادی ہو گی۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا چونکہ اب یہ مسلمان حکومت کی رعایا ہیں اسلئے اس اس کی حفاظت مجھ پر فرض ہے کہ اب یہ میری رعایا بن چکے ہیں۔

نیز فرمایا کہ پس ہزاروں درود اور سلام ہوں آپ ﷺ پر جنہوں نے اپنے یہ اعلیٰ نمونے قائم فرمائے اور ہمیں بھی اس کی تعلیم عطا فرمائی۔

الانتشار العربی نے اپنے انگریزی سیکشن میں 16 مارچ 2006ء کے شمارے کے صفحہ 26 پر ہماری ایک خبر دی جس کا عنوان ہے:

''جماعت احمدیہ مسلمہ کا وفد وکٹر ول کے محکمۂ پولیس کو لٹریچر پیش کرتا ہے۔''

اخبار نے لکھا کہ حال ہی میں جماعت احمدیہ مسلمہ کے ایک وفد نے جو لاس اینجلس سے امام شمشاد احمد ناصر کی قیادت میں آیا تھا وکٹر ول کے پولیس کے محکمہ کو ملا۔ وفد میں مسٹر مونس چوہدری صاحب مسٹر غفار صاحب اور مسٹر علیم صاحب شامل تھے۔

امام شمشاد نے جماعت احمدیہ کا تعارف کروایا اور کہا کہ جماعت احمدیہ ایک پُرامن جماعت ہے جو قانون کا احترام کرتی ہے۔ نیز بتایا کہ جماعت احمدیہ ہر قسم کے تعاون کے لئے تیار ہے جس سے کہ کمیونٹی میں امن کا قیام ممکن ہوسکتا ہو۔

اس کے بعد امام شمشاد نے Lt. Cliff Raynolds کو قرآن کریم مع انگریزی ترجمہ اور شارٹ کمنٹری، آنحضرت ﷺ کی سیرت طیبہ، اسلامی اصول کی فلاسفی، اسلام کی حقیقی تعریف و معانی (Understanding Islam) جہاد، اور عصرحاضر کے مسائل کا حل کا تحفہ پیش کیا۔

امام شمشاد نے یہ بھی کہا کہ آجکل مغرب میں آنحضرت ﷺ کے خاکوں کی اشاعت پر ہمیں بہت زیادہ دکھ پہنچا ہے اور اس پر جو مسلمانوں کی طرف سے ردعمل آیا ہے اس سے بھی بہت نقصان ہوا ہے۔

لیفٹیننٹ کلف رے مولڈ نے اسلام کے بارے میں کچھ سوالات بھی کئے اور وفد کا دل کی گہرائیوں سے شکریہ بھی ادا کیا کہ اتنی دور سے (مسجد بیت الحمید چینو) سے پولیس کے محکمہ کو ملنے آئے ہیں اور ان کے سوالوں کے جواب بھی دیئے۔ اور کہا کہ امام شمشاد کسی وقت بھی ہمارے پولیس کے

دفتر آسکتے ہیں اور ہمارے پولیس کے افسران کے ساتھ ان کو بریفنگ کے دوران اسلام کے بارے میں ان کے سوالوں کے جواب دے سکتے ہیں۔

اخبار نے آخر میں لکھا کہ وکٹر وِل پولیس کے محکمہ سے ملاقات کے بعد امام شمشاد نے کتب کا تحفہ وکٹر وِل لائبریری میں بھی پیش کیا۔

الانتشار العربی کے عربی سیکشن میں مسجد بیت الحمید کی تصویر کے ساتھ ہمارا ایک تبلیغی اشتہار بھی شائع ہوا۔ اس تبلیغی اشتہار کا عنوان یہ تھا کہ عصر حاضر کے مسائل کا حل اسلام میں۔ معلومات کے لئے مسجد بیت الحمید فون کریں۔ اشتہار کے اوپر مسجد بیت الحمید میں جو پروگرام ہوتے ہیں ان کی تفصیل دی گئی ہے مثلاً پانچ نمازوں اور نماز جمعہ کا وقت، سنڈے کلاس، اسلام کے بارے میں کتب اور لٹریچر، مسجد کا وزٹ اور مجلس سوال و جواب۔

اس کے ساتھ ساتھ یہ بھی بتایا گیا ہے کہ اسلام کے بارے میں درج ذیل کتب بھی خاص طور پر دستیاب ہیں:

اسلام عصر حاضر کے مسائل کا حل، مذہب کے نام پر خون، القول الصریح فی ظہور المہدی و المسیح، بہت بڑی خبر (نبأ عظیم)

اگر آپ جہاد کے بارے میں، مسیح موعودؑ کی آمد ثانی کے بارے میں اور مسیح موعودؑ کے بارے میں، معلومات حاصل کرنا چاہتے ہیں تو مسجد کے دیئے گئے فون نمبرز پر کال کریں یا مسجد وزٹ کریں۔ ہر قسم کے سوال کا شافی جواب دیا جائے گا۔

ڈیلی بلٹن نے 18 مارچ 2006ء کے شمارے کے صفحہ A3 پر ایک مختصر اُخبر دی ہے کہ

Chino Imam leads Delegation to Desert

چینو کا امام اپنے وفد کو صحرا میں لے جاتا ہے۔

اوپر جو خبر گزری ہے کہ جماعت احمدیہ کا وفد وکٹر وِل محکمۂ پولیس کو ملنے گیا تھا، یہ وہی خبر ہے۔ وکٹر وِل چونکہ صحرا کا علاقہ ہے اور یہاں کافی گرمی پڑتی ہے جس کی وجہ سے انہوں نے یہ سرخی لگائی ہے۔

اخبار نے یہ خبر Mr.Mason Stockstill کے حوالہ سے دی ہے۔

اخبار نے لکھا کہ امام سید شمشاد احمد اور جماعت احمدیہ کا وفد اس ہفتے وکٹر وِل میں پولیس کے محکمہ سے ملاقات کرنے گیا تھا۔ امام شمشاد اور Lt. Cliff Raynolds نے آپس میں باہمی تبادلہ خیالات کیا اور اسلام کے بارے میں بات چیت کی۔ اسی طرح سوالوں کے جواب بھی دیئے گئے نیز آپس میں تعلقات بڑھانے کی پیشکش کی گئی۔ امام ناصر کی مسجد اس علاقے میں جماعت احمدیہ کی روحانی عبادت گاہ ہے۔ احمدیہ مسلم جماعت مسلمانوں کی ایک شاخ ہے۔ وکٹر وِل وہ جگہ ہے جہاں ماضی میں مسلمانوں کے خلاف نفرت پائی جاتی ہے۔ ایک دفعہ یہاں پر مسلمانوں کی مسجد کو آگ لگائی گئی تھی اور دو سال پہلے یہاں پر قبرستان میں بھی توڑ پھوڑ کی گئی تھی۔

نوٹ: وکٹر وِل جانے اور پولیس کے محکمہ سے ملنے کی ایک بڑی وجہ تو احمدیت یعنی حقیقی اسلام کی تبلیغ تھی اور دوسرے جیسا کہ اخبار ڈیلی بلٹن نے لکھا کہ یہاں پر عوام میں مسلمانوں کے خلاف نفرت اور غم و غصہ کا اظہار پایا جاتا تھا اس لئے ہم نے سوچا کہ یہاں جاکر اسلام کے بارے میں غلط فہمیوں کا ازالہ کیا جائے اور اس کے لئے سب سے بہتر جگہ پولیس کا محکمہ تھا۔ پولیس کے محکمہ نے اس سلسلہ میں بہت تعاون کیا۔ خاکسار نے اس شہر کے متعدد وزٹ کئے اور پولیس کے افسران سے اسلام کے بارے میں، جہاد، عورتوں کے حقوق وغیرہ امور پر کھل کر باتیں ہوئیں اور ان کے خدشات اور شکوک وشبہات کا ازالہ کرنے کا موقع ملا۔ اسی طرح وہاں کی لائبریرین سے بھی ملے۔ انہوں نے بھی ہماری کتب تحفہ میں لے کر لائبریری میں رکھیں اور وہاں پر ہم نے اسلام کے بارے میں نمائش بھی لگائی تھی جس میں قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کے بارے میں پوسٹر بھی تھے۔ اس موقعہ پر بھی سوالوں کے جوابات دیئے گئے۔ خدا تعالیٰ کے فضل سے علاقہ میں بہت اچھا اثر ہوا۔ اور تیسرے اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ ان دنوں حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی ہدایت تھی کہ تبلیغ کے لئے چھوٹے چھوٹے گاؤں میں جانا چاہئے۔ اس لحاظ سے یہاں کا وزٹ ہوا اور علاقہ کے لوگوں میں احمدیت یعنی حقیقی اسلام کا پیغام پہنچانے کی توفیق ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذالک

انڈیا ویسٹ نے اپنی 24 مارچ 2006ء کی اشاعت کے صفحہ B-18 پر ہماری یہ خبر شائع کی:

تمام مذہبی لیڈروں نے اسلام کے نبی (ﷺ) کے خاکوں کی اشاعت کی مذمت کی ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ کیلیفورنیا کی مسجد کے لیڈر نے (اس سے مراد جماعت احمدیہ کی مسجد ہے) تمام مذہبی لیڈروں سے کہا ہے کہ حال ہی میں ڈنمارک میں جو اخبار نے بانی اسلام کے خاکے شائع کئے ہیں مسلمانوں کی دل آزاری ہوئی ہے، اس لیے سب کو اس کی مذمت کرنی چاہئے۔

امام شمشاد آف مسجد بیت الحمید نے ان خیالات کا اظہار جماعت احمدیہ عالمگیر کے روحانی پیشوا حضرت مرزا مسرور احمد ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے بارے میں کو ہی سب کے سامنے پیش کیا ہے۔ امام شمشاد نے حضرت مرزا مسرور احمد کے جذبات کی ترجمانی کرتے ہوئے کہا کہ اگرچہ ان خاکوں کی اشاعت کے لئے انہوں نے پریس کی آزادی کا عذر پیش کیا ہے لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ آزادی کی بھی ''حد'' ہے۔ ہم ایسی سوسائٹی میں رہ رہے ہیں جہاں دیگر مذاہب والے بھی ہیں اور ہمیں ایک دوسرے کو سمجھنا چاہئے۔ ایک دوسرے کا احترام کرنا چاہئے اور آپس میں امن اور بھائی چارے کی فضا کو قائم رکھتے ہوئے رہنا چاہئے۔ شمشاد نے مزید کہا کہ اسلام ہمیں اس قسم کی حرکتوں سے منع کرتا ہے۔

اخبار نے لکھا کہ گزشتہ ہفتے ایک گروپ جس کا نام ''پاکستان کا دوست'' نے ایک میٹنگ کا اہتمام کیا جس میں مسلمان، ہندو اور عیسائی مدعو تھے۔ انہوں نے آنحضرت ﷺ کے خاکوں کی اشاعت پر مذمت کی ہے۔

نوٹ: یہ اللہ تعالیٰ کا محض فضل و احسان ہے کہ جب بھی اسلام کے خلاف اور آنحضرت ﷺ کے خلاف یہاں امریکہ میں یا دنیا کے کسی ملک میں کوئی اعتراض شائع ہوا یا اسلام کے خلاف کسی بھی موضوع پر آواز اٹھائی گئی تو سب سے پہلے جماعت احمدیہ کو اس محاذ پر خلافت کی برکت اور خلافت کی رہنمائی میں دفاع کرنے کی توفیق ملی۔ یہی قصہ جو ڈنمارک میں اور دیگر مغربی ممالک میں آنحضرت ﷺ کے خاکوں کی اشاعت کا ہوا تھا۔ اس پر سب سے اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبۂ جمعہ ارشاد فرمایا اور تفصیل کے ساتھ ان امور پر روشنی ڈالی اور جماعت کے سامنے لائحۂ عمل رکھا اور پھر ساری عالمگیر جماعت نے اس پر فوری توجہ دی۔

یہاں آپ نے پڑھا ہے کہ خدا تعالیٰ کے فضل سے مختلف شہروں کے مختلف اخبارات میں انہی نکات کو لے کر جو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے ارشاد فرمائے تھے، اخبار پریس اور میڈیا میں دیئے گئے اور اس کی برکت سے ہمیں واضح کوریج ملی اور اسلام کا صحیح نقطۂ نظر بیان کرنے کا موقع ملا۔ لیکن اس کے مقابل پر اگر غیر احمدیوں کے بیانات دیکھے جائیں تو اخبارات میں سوائے توڑ پھوڑ کے، ایمبیسیوں کو جلانے یا ان ملکوں کے جھنڈوں کو جلانے کے علاوہ اور کچھ نہ ملے گا۔

اس لحاظ سے ہم خوش قسمت ہیں کہ ہمیں بروقت ہدایت ملتی ہے اور اسلام کے دفاع اور آنحضرت ﷺ کی ذات مقدسہ ومطہرہ کے دفاع کی بروقت کارروائی ہوجاتی ہے اور اسے شائع کرایا جاتا ہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

الاخبار نے اپنے انگریزی سیکشن میں اپنی اشاعت مؤرخہ 29 مارچ 2006ء کے صفحہ 25 پر ہماری خبر دو تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ ایک تصویر میں خاکسار وکٹر وِل کے محکمۂ پولیس کے انچارج کو اسلامی کتب کا تحفہ پیش کر رہا ہے اور دوسری تصویر میں جماعت احمدیہ کا وفد Lt. Cliff Raynolds کے ساتھ ہے۔ تصویر میں (دائیں سے بائیں) مکرم برادر علیم صاحب، خاکسار سید شمشاد احمد ناصر، مسٹر کلف، مکرم مونس چوہدری صاحب، سیکرٹری تبلیغ لاس اینجلس اور برادر غفار صاحب شامل ہیں۔

خبر یہ ہے:

احمدیہ مسلمانوں کا وفد وکٹر وِل کے محکمۂ پولیس کو اسلامی کتب کا تحفہ پیش کرتا ہے۔

اخبار لکھتا ہے کہ حال ہی میں لاس اینجلس کیلیفورنیا کی مسجد بیت الحمید سے ایک وفد امام شمشاد احمد ناصر کی قیادت میں وکٹر وِل پولیس کے محکمہ سے ملا۔ وفد میں امام شمشاد ناصر کے علاوہ مسٹر مونس چوہدری، مسٹر علیم احمد اور مسٹر محمد عبد الغفار شامل تھے۔ وفد کا استقبال لیفٹیننٹ مسٹر کلف اے نولڈ نے کیا۔ امام شمشاد نے احمدیہ مسلم جماعت کا تعارف کرواتے ہوئے مسٹر کلف اے نولڈ کو بتایا کہ ہماری جماعت ایک پرامن اور قانون کی پابندی کرنے والی جماعت ہے اور ہم آپ کو ہر قسم کے تعاون اور مدد کی آفر پیش کرتے ہیں جس سے علاقہ میں امن کو استحکام ملے۔ اس موقعہ پر امام شمشاد نے لیفٹیننٹ کلف کو اسلامی کتب کا تحفہ بھی پیش کیا جن میں خصوصاً قرآن کریم مع انگریزی تفسیر، سیرت النبی ﷺ، اسلامی اصول کی فلاسفی، اسلام اور عصر حاضر کے مسائل اور جہاد شامل تھیں۔

امام شمشاد نے یہ بھی کہا کہ اس وقت مسلمانوں کی بہت دل آزاری ہوئی ہے جو یہ آنحضرت ﷺ کے خاکے شائع ہوئے ہیں۔

اسی طرح امام شمشاد نے یہ بھی کہا کہ اس موقعہ پر بعض مسلمانوں کا ردعمل بھی مناسب نہیں تھا۔ اس موقعہ پر لیفٹیننٹ کلف اے نولڈ نے کچھ سوالات بھی کئے جن کے امام شمشاد نے جواب دیئے۔ لیفٹیننٹ کلف نے وفد کا تہہ دل سے شکریہ ادا کیا کہ وہ لاس اینجلس سے یہاں آئے اور کتب کا تحفہ پیش کیا۔ لیفٹیننٹ کلف نے یہ بھی کہا کہ وہ امام سے اس بات کا اظہار کرتے ہیں کہ جب بھی ان کا ادھر آنا ہو وہ ہمارے پولیس کے افسران کو بریفنگ کے دوران اسلام سے متعلق سوالات کا جواب دیں۔

اخبار نے آخر میں لکھا کہ اس کے بعد امام شمشاد نے اپنی کتب کا سیٹ وکٹر وِل کی لائبریری میں بھی بطور تحفہ پیش کیا۔

ہفت روزہ اردو لنک نے اپنی اشاعت 7 سے 13 اپریل 2006ء کے

صفحہ 6 پر خاکسار کا مضمون قرآن کریم کے محاسن، فضائل و برکات اور اگلی قسط خاکسار کی تصویر اور پورے نام کے ساتھ ''دین کی باتیں'' کے تحت شائع کی۔ اس مضمون میں خاکسار نے اسلام کے دوسرے رکن اقامت الصلوٰۃ کے معانی بیان کئے ہیں اور حضرت مصلح موعودؓ کی تفسیر کبیر سے اس کے چوتھے معانی لکھے ہیں۔جس میں حضورؓ نے فرمایا ''ہم نے تمہیں صرف اتنا حکم نہیں دیا کہ تم نمازیں پڑھو، بلکہ ہمارا حکم یہ ہے کہ تم لوگوں کے ساتھ مل کر نمازیں پڑھو اور اپنی ہی حالت کو درست نہ کرو بلکہ ساری قوم کو سہارا دے کر اس کی روحانیت کو بلند کرو اور قوم سے دور نہ بھاگو بلکہ اس کے ساتھ رہو اور ہوشیار چوکیدار کی طرح اس کے اخلاق اور روحانیت کا پہرہ دو'' (تفسیر کبیر صفحہ 385) اس کے علاوہ اس مضمون میں خاکسار نے نماز کے بارے میں درج ذیل امور بھی بیان کئے۔ نماز کیوں پڑھی جائے اس ضمن میں قرآن کریم کی سورۃ العنکبوت کی آیت 46 لکھ کر حضرت مسیح موعودؑ کا ملفوظات سے حوالہ بھی نقل کیا۔ آپؑ نے فرمایا بعض لوگ باوجود نماز پڑھنے کے پھر بدیاں کرتے ہیں۔ اس کا جواب یہ ہے کہ نمازیں پڑھتے ہیں مگر نہ روح اور راستی کے ساتھ۔ وہ صرف رسم اور عادت کے طور پر ٹکریں مارتے ہیں ان کی روح مردہ ہے۔ وہ نماز بدیوں کو دور کرتی ہے جو اپنے اندر سچائی کی روح رکھتی ہے اور فیض کی تاثیر اس میں موجود ہے۔

قرآن کریم میں جو عاجزی وانکساری کے حصول کے لئے ترغیب دی ہے وہ نماز سے ہی حاصل ہوسکتی ہے۔ اس میں احادیث نبویہ ﷺ اور حضرت مسیح موعودؑ کے ملفوظات سے اقتباسات پیش کئے ہیں۔

ڈیلی بلٹن کی 5 اپریل 2006ء کی اشاعت میں دو خطوط شائع ہوئے۔ ایک خط Christine Cudington آف اپ لینڈ کا ہے اور دوسرا خط Frank Crapson آف آلٹالوما کا ہے۔ پہلے مذکورہ خط میں معترض نے لکھا کہ ڈیلی بلٹن میں ایک خط شائع ہوا ہے جس میں رائٹر نے عیسائیوں پر اعتراض کیا ہے کہ وہ اسلام کے خلاف نفرت انگیز مواد شائع کرتے اور نفرت کو ہوا دیتے ہیں۔ ان کا کام بس یہی ہے کہ وہ ثابت کریں عیسائیت صرف ''حمل ضائع کرنے'' اور ''ہم جنس تعلقات'' کے پیچھے ہی پڑے رہتے ہیں۔بعض اس کی حمایت میں اور بعض اس کی مخالفت میں لگے ہوئے ہیں۔معترض مزید لکھتا ہے کہ میں ان سے پوچھتا ہوں کہ یہ لوگ کیا کر رہے ہیں کیا انہوں نے کوئی ہسپتال بنایا؟ کیا غرباء کے لئے ہوم لیس شیلٹر بنایا؟ جب کہ عیسائی اور یہودی اس کام میں لگے ہوئے ہیں۔ جب نیویارک میں 11/9 میں حملہ ہوا اس وقت عیسائی خوشی سے ڈانس کر رہے تھے یا مسلمان؟ یہ کس طرح ممکن ہے کہ جو مذہب ایک طرف امن کا دعوے دار ہو اور دوسری طرف اتنی تباہی و بربادی کرے اور لوگوں کے قتل کے درپے ہو جو ان کے مذہب کا انکار کرے یا نہ مانے۔ تم نے کتنی مرتبہ سنا ہے کہ کسی عیسائی نے صرف اپنے سیاسی عزائم کے حصول کی خاطر سکول کے بچوں پر حملہ کیا ہو۔

خط میں مزید لکھا گیا ہے کہ ایک شخص عبدالرحمن جو افغانستان سے تعلق رکھتا تھا جس کی عمر 41 سال ہے اسے قتل کیا جارہا ہے کیونکہ اس نے اسلام سے عیسائیت اختیار کر لی ہے۔ مجھے بتائیں کہ امریکہ میں کتنے لوگوں کو پھانسی دی جارہی ہے جو عیسائیت چھوڑ کر مسلمان ہوئے ہیں۔ خط کے آخر میں وہ لکھتے ہیں کہ:

میں دعا کرتا ہوں کہ اللہ تعالیٰ تمام مسلمانوں کو ہدایت دے۔ آخر ایک دن وہ اس حقیقت کو جان لیں گے کہ وہ (نعوذ باللہ) غلط قسم کے ''خدا'' کی عبادت کر رہے ہیں۔ بائبل کا خدا تو محبت کا خدا ہے۔جس نے عیسیٰ کو بھیجا تا ان کے گناہوں کا کفارہ ادا کرے۔ ایک دن انہیں پتہ لگ جائے گا کہ عیسائیت سچی ہے اور بائبل بھی سچی ہے اس وقت مسلمانوں کے لئے یہ بہت دیر ہو چکی ہو گی۔

دوسرے شخص نے اپنے خط میں لکھا کہ مجھے پتہ لگ رہا ہے کہ امام شمشاد نے اپنے ''مہمان کالم'' میں اپنے مذہب اسلام کی دفاع کرنے کی کوشش کی ہے لیکن انہیں معلوم ہونا چاہئے کہ بعض مسلمان بھی دہشت گردی کو فروغ دیتے ہیں جیسے کہ حال ہی میں کارٹونوں کی اشاعت پر مسلمانوں نے ردعمل ظاہر کیا ہے۔ یہ تو ہمارے ملک میں پریس کی آزادی کی علامت ہے اور ہمارا ملک کسی مذہب کی بنیاد پر حکومت نہیں کرتا۔ انہوں نے مزید لکھا کہ عیسائی پادری ڈیوڈ رسل کو ایسا بیان نہیں دینا چاہئے تھا۔ لیکن ''ناصر'' (خاکسار کو) کو معلوم ہونا چاہئے کہ اس کا خط جو شائع ہوا ہے جس میں انہوں نے اسلام کا دفاع اور اسلام کی تعلیمات بیان کی ہیں یہ بھی تو پریس کی آزادی سے ہی انہوں نے فائدہ اٹھایا ہے۔شمشاد ناصر نے جو عیسائیت کے بارے میں بیان دیا ہے اس سے شاید وہ دہشت گرد مسلمانوں کو تقویت دینا چاہتے ہیں۔ ہمارا پریس تو مسلمانوں کے خلاف کارٹون شائع کر کے فکرمندی اور خوف کی حالت میں ہے لیکن عیسائیوں کے خلاف شائع کر کے اسے وہ خوف نہیں ہے۔

نوٹ: خاکسار نے تفصیل کے ساتھ ہر دو خطوط میں مندرج نکات بیان کئے ہیں جیسا کہ قبل ازیں لکھا جا چکا ہے کہ مسلمانوں کے غلط ردعمل کی وجہ سے لوگوں نے یہ خطوط شائع کئے۔جس میں انہوں نے اپنے ملک (امریکہ) میں صحافت اور پریس کی آزادی کے بارے میں بتایا اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ جب بھی خاکسار نے اسلام کی تعلیمات پر مبنی خط یا مضمون یا خبریں دیں انہوں نے اسے شائع کیا۔ لیکن ساتھ ہی خاکسار نے آزادی صحافت کی ذمہ داریوں کو بھی اجاگر کیا۔

دونوں خطوط میں معترضین نے اپنے مذہب کی خوبیوں کے بارے میں اور مسلمانوں پر اعتراض کئے ہیں۔ خاکسار نے قبل ازیں اس اخبار اور امریکہ کے دوسرے اخبارات میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ جو آپ نے مغربی ممالک میں آنحضرت ﷺ کے (نعوذ باللہ) خاکوں کے بارے میں شائع ہوئے تھے کے بارے میں لکھا وہ خدا کے فضل سے شائع ہوئے۔ ان کے جواب میں انہوں نے یہ دو خط شائع کئے تھے۔ خاکسار نے جو مضامین اسلام کے بارے میں لکھے تھے وہ آئندہ بھی بعض اخبارات میں ان کا تذکرہ آئے گا۔ ان شاء اللہ

الاخبار عربی اخبار نے اپنی اپریل کی اشاعت کے انگریزی سیکشن میں ہمارے خدام و اطفال کے دوسرے سالانہ اجتماع کی خبر دو تصاویر کے ساتھ شائع کی ہے۔ ایک تصویر میں تمام خدام و اطفال ہیں اور دوسری تصویر میں خاکسار پوڈیم پر ہے اور ایک طفل کو انعام دے رہا ہے۔

اس خبر میں بتایا گیا ہے کہ خدام و اطفال کا دوسرا سالانہ اجتماع جس میں قریباً 100 کی حاضری تھی اس میں لاس ویگاس، فی نکس، سان ڈیگو، طوسان اور لاس اینجلس سے خدام و اطفال نے شرکت کی۔ اجتماع میں مکرم ڈاکٹر حمید الرحمٰن صاحب صدر جماعت لاس اینجلس نے اپنی تقریر میں سب کو خوش آمدید کہا اور انہیں ذمہ داریوں کی طرف توجہ دلائی۔ امام شمشاد ناصر آف ساؤتھ ریجن نے خدام و اطفال کو سوسائٹی میں بہترین رنگ میں زندگی گزارنے کے طریق اسلامی تعلیمات کے مطابق بیان کئے اور اس سلسلہ میں انہوں نے کہا کہ اس کے لئے بہترین طریق آنحضرت ﷺ کی زندگی کے واقعات ہمارے لئے اسوہ حسنہ ہیں۔ہمیں سوسائٹی میں شرافت، صبر و تحمل، عزت اور احترام کے ساتھ اور ایک دوسرے کے ساتھ محبت اور ادب کے ساتھ پیش آنا چاہئے۔ شام کی نماز کے بعد امام شمشاد ناصر نے خدام و اطفال کے ساتھ سوال و جواب کی مجلس بھی لگائی جو 45 منٹ تک جاری رہی۔جس میں جہاد کا غلط نظریہ، نماز کے آداب، وغیرہ امور پر جوابات دیئے۔ اتوار کے دن صبح کو دن کا آغاز نماز تہجد سے ہوا۔ نماز فجر کے بعد پھر ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ آخری سیشن نیشنل نائب صدر خدام الاحمدیہ یو ایس اے مکرم چوہدری محمد احمد صاحب کی صدارت میں ہوا۔ انہوں نے بھی خدام و اطفال کو کامیاب زندگی گزارنے کے اصول بتائے۔ امام شمشاد ناصر نے دعا کرائی اور اجتماع اختتام کو پہنچا۔

خدام و اطفال میں انعامات بھی تقسیم ہوئے۔ مکرم امجد محمود خاں صاحب، مکرم رانا ناصر صاحب، مکرم انس چوہدری صاحب کی ٹیم نے اس اجتماع کو کامیاب کرنے کی کوشش اور محنت کی۔ اخبار نے لکھا۔

ڈیلی پریس۔ ہائی ڈیزرٹ نے اپنی یکم اپریل 2006ء کی اشاعت میں خاکسار کی وجہ سے ایک نیا سلسلہ سوال و جواب کا شروع کیا۔جس کا نام انہوں نے

Ask the Clergy

یہ سلسلہ مسٹر جسٹن باگس نے جو ڈیلی پریس کے ایک مذہبی سیکشن کے انچارج تھے نے شروع کیا۔

خاکسار یہاں پر ڈیلی پریس اور وکٹر وِل شہر جہاں سے یہ اخبار نکلتا ہے کے بارے میں بھی چند معلومات دینا چاہتا ہے۔ یہ شہر ایک گھنٹہ سے زائد کی مسافت پر مسجد بیت الحمید سے واقع ہے۔ خاکسار نے اس شہر کا متعدد مرتبہ دورہ کیا اور خاکسار کے ساتھ اکثر مونس چوہدری صاحب سیکرٹری تبلیغ لاس اینجلس، برادر علیم اور محمد عبد الغفار صاحب ہوتے تھے۔

طریق یہ تھا کہ ہم پہلے اس شہر کے محکمہ پولیس سے جاکر ملتے تھے اور انہیں اپنے آنے کا مقصد بیان کرتے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ان کی طرف سے ہمیں مکمل تعاون حاصل رہا پھر ہم شہر کی لائبریری میں جاتے، لائبریرین سے ملتے اور وہاں پر بھی متعدد مرتبہ لائبریری کے اندر قرآن کریم اور آنحضرت ﷺ کی تعلیمات کے بارے میں پوسٹر لگائے جو لوگوں کی کشش کا باعث بنتے تھے۔بعض اوقات لائبریرین سے پوچھ کر ان سے پارکنگ لاٹ میں لٹریچر بھی تقسیم کیا ہے۔

خاکسار متعدد مرتبہ ڈیلی پریس کے دفتر بھی گیا۔ انہیں انٹرویوز دیئے اور اپنے اس شہر میں آنے کا مقصد بھی بیان کیا۔

ایڈیٹر نے بھی بہت تعاون کیا۔ اس کے علاوہ ایڈیٹر نے اپنے اخبار کے مذہبی سیکشن کے رائٹر سے بھی ملاقات کرائی۔ خاکسار نے انہیں یہ آفر کی کہ انہیں جب بھی اسلام کے بارے میں، قرآن کریم کے بارے میں یا آنحضرت ﷺ کے بارے میں کوئی خبر شائع کرنی ہو، کوئی بیان دینا ہو یا کوئی اعتراض ہو تو ہمیں پہلے بتادیں تا کہ ان کی تسلی کرادی جائے۔ تا کہ اخبار میں کسی کی طرف سے کوئی بیان جو قرآن کریم یا آنحضرت ﷺ اور اسلام پر اعتراض پر مبنی ہو شائع نہ ہو جائے۔ اخبار نے بہت حد تک اس میں تعاون کیا۔

(باقی آئندہ بدھ ان شاء اللہ)

DAILY LONDON
ALFAZL
ONLINE

www.alfazlonline.org
@alfazlonline
@alfazlonline
ONLINE EDITION
Download on the App Store
Google play

اپنے مضامین، آرٹیکلز، نظمیں اور آراء درج ذیل ذرائع میں سے کسی ایک پر بھجوائیں
+44 79 5161 4020
info@alfazlonline.org

## بقیہ: دربار خلافت...... از صفحہ 2

اور تقریباً بارہ بجے کا وقت ہوگیا کسی نے میرے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت مسیح موعود علیہ السلام کھڑے تھے۔ ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضورؑ کو دیکھ کر گھبرا گیا مگر حضورؑ نے بڑی شفقت سے فرمایا کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے کہا کہ آپ کو دے آؤں آپ یہ دودھ پی لیں، آپ کو شاید دودھ کی عادت ہو گی۔ اس لئے دودھ آپ کے لئے لے آیا ہوں۔ سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو امڈ آئے۔ سبحان اللہ! کیا اخلاق ہیں۔ خدا کا برگزیدہ مسیح اپنے ادنیٰ خادموں تک کی خدمت اور دلداری میں کتنی لذت پا رہا ہے اور تکلیف اٹھا رہا ہے۔

(سیرت المہدی حصہ سوم بحوالہ سیرت طیّبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ، چار تقریریں صفحہ ۲۵۱، ۲۵۲)

تو دیکھیں مہمان نوازی کے نظارے، خدا کے مسیح کی مہمان نوازی کے۔ اس واقعہ کو تصور میں لائیں تو ہر ایک کی آنکھوں میں آنسو آ جاتے ہیں کہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام خود رات بہت دیر گئے، ایک ہاتھ میں لالٹین پکڑی ہوئی، اندھیرا بہت زیادہ تھا اور وہاں کے رستے بھی ایسے تھے، اور دوسرے ہاتھ میں دودھ کا گلاس مہمان کے لئے لے کے جا رہے ہیں۔ اسی طرح مہمانوں کی ضرورت کے خیال کے بارے میں کہتے ہیں کہ ایک دفعہ ایک مہمان نے آ کے کہا کہ میرے پاس بستر نہیں ہے تو حضرت صاحبؑ نے حافظ حامد علی صاحبؓ کو کہا کہ اس کو لحاف دے دیں حافظ حامد علی صاحب نے عرض کیا کہ یہ شخص لحاف لے جائے گا (اس کے حلیے سے لگ رہا ہو گا کہ لے جانے والا ہے) تو حضور نے اس پر فرمایا کہ اگر یہ لحاف لے جائے گا تو اس کا گناہ اس کے سر ہو گا۔ اور اگر بغیر لحاف کے سردی سے مر گیا تو ہمارا گناہ ہو گا۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ جلد اوّل صفحہ 130 مولفہ شیخ یعقوب علی عرفانی صاحبؓ)

مولوی عبدالکریم صاحبؓ فرماتے ہیں کہ چار برس کا عرصہ گزرتا ہے کہ آپ کے گھر کے لوگ لدھیانہ گئے ہوئے تھے۔ جون کا مہینہ تھا۔ مکان نیا نیا بنا تھا۔ دوپہر کے وقت وہاں چارپائی بچھی ہوئی تھی۔ میں وہاں لیٹ گیا۔ تو حضورؑ ٹہل رہے تھے میں ایک دفعہ جاگا تو آپؑ فرش پر میری چارپائی کے نیچے لیٹے ہوئے تھے۔ میں ادب سے گھبرا کر اٹھ بیٹھا۔ آپ نے بڑی محبت سے پوچھا کہ آپ کیوں اٹھے۔ میں نے عرض کیا آپ نیچے لیٹے ہوئے ہیں اور میں اوپر کیسے سو رہوں۔ مسکرا کے فرمایا کہ میں تو آپ کا پہرہ دے رہا تھا۔ لڑکے شور کرتے تھے انہیں روکتا تھا کہ آپ کی نیند میں خلل نہ آئے۔

(سیرت حضرت مسیح موعودؑ مصنفہ حضرت مولانا عبدالکریم صاحب صفحہ 41)

حضرت منشی ظفر احمد صاحبؓ روایت کرتے ہیں کہ ایک دفعہ حضرت مسیح موعود علیہ السلام مغرب کی نماز کے بعد مسجد مبارک قادیان کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام دین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے اور ان کے کپڑے بھی پھٹے پرانے تھے حضور سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلے پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں چند معزز مہمان آ کر حضور کے قریب بیٹھتے گئے اور ان کی وجہ سے ہر مرتبہ میاں نظام دین کو پرے ہٹنا پڑتا۔ تھوڑی دیر کے بعد کوئی نہ کوئی معزز آ جاتا تھا۔ اس کی وجہ سے وہ جگہ دے کے خود پیچھے ہٹ جاتے تھے حتیٰ کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے۔ پھر کہتے ہیں کہ اتنے میں کھانا آیا تو حضورؑ نے جو یہ سارا نظارہ دیکھ رہے تھے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھالیں اور میاں نظام دین سے مخاطب ہو کر فرمایا: آؤ میاں نظام دین! ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ یہ فرما کر حضورؑ مسجد کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے اور حضور نے اور میاں نظام دین نے کوٹھڑی کے اندر بیٹھ کر ایک ہی پیالے میں کھانا کھایا۔ اور اس وقت میاں نظام دین پھولے نہیں سماتے تھے اور جو لوگ میاں نظام دین کو عملاً پرے دھکیل کر حضرت مسیح موعودؑ کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔

(سیرت طیّبہ از حضرت مرزا بشیر احمد صاحبؓ صفحہ 188)

(خطبہ جمعہ 23/ جولائی 2004ء)

# مالی مشکلات سے نجات

حضرت مولانا غلام رسول صاحب راجیکی فرماتے ہیں۔ ’’ایک دفعہ خاکسار اور مولوی عبد اللہ صاحب سنوری کو قادیان دار الامان میں اکٹھا رہنے کا موقع ملا۔ ایک دن دوران گفتگو میں نے عرض کیا کہ آپ سیدنا حضرت مسیح موعودؑ کا کوئی خاص واقعہ بتائیں۔ حضرت مولوی صاحب نے حضرت اقدس کی خاص برکات کا ایک واقعہ سنایا۔ آپ نے بیان کیا کہ میں ایک عرصہ تک مالی مشکلات میں مبتلا رہا اور کئی ہزار روپے کا مقروض ہوگیا۔ میں نے مالی مشکلات سے گھبرا کر بے چینی کی حالت میں حضرت اقدس علیہ السلام کے حضور نہایت عاجزی سے اپنی مالی مشکلات کے ازالہ کیلئے درخواست دعا کی۔ اس پر حضور اقدسؑ نے فرمایا میاں عبد اللہ ہم بھی انشاءاللہ آپکے لئے دعا کریں گے لیکن آپ اس طرح کریں کہ فرضوں کی نماز کے بعد گیارہ دفعہ لا حول و لا قوۃ الا باللہ العلی العظیم کا وظیفہ جاری رکھیں۔

چنانچہ حضور اقدسؑ کے ارشاد کے مطابق میں نے کچھ عرصہ اس وظیفہ کو جاری رکھا اور خود حضورؑ نے بھی دعا فرمائی خدا کے فضل سے تھوڑے ہی عرصہ میں میرا سب قرض اتر گیا اس کے بعد جب کبھی بھی مجھے مالی پریشانی ہوتی ہے تو میں یہی وظیفہ کرتا ہوں یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ میرے لئے کشائش کے سامان پیدا فرما دیتا۔ یہ وظیفہ میں نے بار بار پڑھا ہے۔ اور اس سے بہت فائدہ اٹھایا ہے۔

حضرت مولوی صاحب کی یہ بات سن کر میں نے عرض کیا کہ سیدنا حضرت اقدس علیہ السلام تو اب وصال فرما چکے ہیں اگر حضور اس دنیا میں ہوتے تو آپ کی طرح حضورؑ سے اس وظیفہ کی اجازت لے کر اس سے فائدہ اٹھاتے۔ کیا اب یہ ممکن ہے کہ ہم بھی اس وظیفہ سے کسی صورت میں آپ سے اجازت حاصل کر کے فائدہ اٹھا سکیں۔ اس پر حضرت مولوی صاحب نے تبسم فرماتے ہوئے فرمایا کہ میں نے اب تک اور کسی شخص کو اس کی اجازت نہیں دی تھی۔ لیکن آپ کی خواہش پر آپ کو اس کی اجازت دیتا ہوں۔ چنانچہ آپ نے اس بابرکت وظیفہ کی مجھے اجازت فرمائی۔ خاکسار بھی اب اپنی زندگی کے آخری ایام میں ہے۔ لہذا میں ہر اس احمدی کو جو میری اس تحریر سے آگاہ ہو سکے اور اس وظیفہ سے فائدہ اٹھانا چاہے اپنی طرف سے اس وظیفہ کی اجازت دیتا ہوں۔

(حیات قدسی حصہ سوم: ص 80-81)

| | 03مارچ2021ء | طلوع فجر | غروب آفتاب |
|---|---|---|---|
| مکہ مکرمہ | 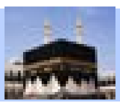 | 05:23 | 18:26 |
| مدینہ منورہ | 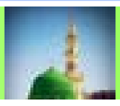 | 05:25 | 18:25 |
| قادیان | 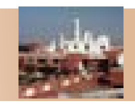 | 05:33 | 18:28 |
| ربوہ | | 05:12 | 18:08 |
| اسلام آباد ٹلفورڈ | | 05:14 | 17:47 |